بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہمیں ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جو اپنے لئے چاہتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے چاہو، اگر اپنے لئے پردہ پوشی پسند ہے تو دوسروں کے لئے بھی وہی احساسات ہونے چاہئیں اور یہی وہ سنہری اصول ہے جو معاشرے کے امن کے لئے بھی ضروری ہے

زبان کے مزے اور خوشی کا ماحول پیدا کرنے کیلئے دوسروں کی برائیوں کی تشہیر انتہائی بڑا گناہ ہے جس سے ہر احمدی کو بچنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 31/ مارچ 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں کوئی انسان نہیں جو ہر عیب سے ہر لحاظ سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ستار ہے جو ہماری پردہ پوشی کرتی ہے۔ اگر انسان کی غلطیوں کی کوتاہیوں کی گناہوں کی پردہ دری ہونے لگے تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ جو ستار العیوب ہے اور غفار الذنوب ہے اس نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں استغفار کی دُعا سکھائی کہ تم جہاں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں سے بچنے کی کوشش کرو وہاں استغفار بھی کیا کرو تو میں تمہارے گناہوں کو بھی معاف کروں گا تمہاری پردہ پوشی کروں گا۔ تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ عمومی پردہ پوشی تو ہر ایک کی بہت ساری باتوں کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت خاص طور پر ان لوگوں کو بھی اپنی چادر میں لپیٹتی ہے جو استغفار کرنے والے ہیں۔ غفر کا مطلب بھی چھپانا اور ڈھانکنا ہوتا ہے اور یہی مطلب کم و بیش ستر کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے اور مسلمانوں نے جس خدا کو مانا ہے وہ رحیم، کریم، حلیم، تواب اور غفار ہے۔ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے لیکن دنیا، والے اگر کوئی شخص گناہ اور کسی عیب کو چھوڑ بھی دے، تب بھی اسے عیبی اور شک کی نظر سے دیکھنے والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کیسا کریم ہے کہ انسان ہزاروں عیب کر کے بھی رجوع کرتا ہے تو بخش دیتا ہے۔ فرمایا دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے۔ جو اس قدر چشم پوشی کرے جتنی خدا تعالیٰ کرتا ہے سوائے نبیوں کے۔ خدا تعالیٰ کے بعد نبی ہیں جو اتنا کر سکتے ہیں اور اس کے علاوہ کوئی نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی خطا کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جاوے ڈھانپتا ہے لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ پس غور کرو کہ اس کے کرم اور رحم کی کیسی عظیم الشان صفت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اگر مؤاخذہ پر آئے تو سب کو تباہ کر دے لیکن اس کا کرم اور رحم بہت ہی وسیع ہے اور اس کے غضب پر سبقت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر اس بات کو ہم سمجھ لیں اور اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے سے واسطہ پڑنے والوں کے معاملات میں ہر وقت ٹوہ نہ لگاتے پھریں تجسس نہ کریں، ان کی کمزوریوں کو تلاش کرتے نہ پھریں تو ایک پیار اور محبت کرنے والا اور پُر امن معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو پردہ پوشی کی بجائے دوسروں کے عیب ظاہر کرنے کی کوشش میں ہوتے ہیں اور جب ان کے اپنے متعلق کوئی بات کردے یا کسی ذریعہ سے ان کو یہ پتا چل جائے کہ فلاں شخص نے میرے متعلق اس طرح بات کی تھی تو سیخ پا ہو جاتے ہیں، انتہائی غصہ میں آ کر مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جو اپنے لئے چاہتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے چاہو۔ پس اگر اپنے لئے پردہ پوشی پسند ہے تو دوسروں کے لئے بھی وہی احساسات ہونے چاہئیں اور یہی وہ سنہری اصول ہے جو معاشرے کے امن کے لئے بھی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس عیب دیکھ کر بجائے اس عیب کو پھیلانے کے ہر ایک کو استغفار کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ہمارے اندر بھی جو بے شمار عیب ہیں وہ کہیں ظاہر نہ ہو جائیں۔ اگر نیک نیت سے انسان دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بنتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر خدا تعالیٰ مؤاخذہ پر آئے، حساب کتاب لینے لگے تو سب کو تباہ کردے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے اور ہر وقت استغفار کرتے رہنے کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کے کسی عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو ڈھانپ دے گا اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اسے ڈھانپ دے گا اور ستاری فرمائے گا اور جو کسی اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے ان کی برائیاں کرتا ہے اس کی برائی کو دیکھ کر لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اسی طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کردے گا۔ پس یہ بڑا سخت انذار ہے خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیشہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے پر نظر رکھنی چاہئے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کر سکتے ہیں۔ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم کسی کی برائی ظاہر نہیں کریں گے تو اصلاح کس طرح ہوگی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسی کی کوئی برائی نظام جماعت کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن رہی ہے یا معاشرے کے ایک طبقہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے کر خراب کر رہی ہے تو پھر اصلاح کے لئے جو لوگ مقرر ہیں امیر جماعت ہے جماعت کے اندر صدر جماعت ہے ان تک بات پہنچا دیں یا مجھے لکھ دیں تا کہ اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ لیکن کسی کی برائی دیکھ کر اس کی تشہیر کرنا اس کو پھیلانا بہر حال منع ہے کیونکہ اس سے برائیاں بجائے ختم ہونے کے پھیلتی ہیں اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو انہیں بگاڑ دے گا کمزوریوں کے پیچھے پڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو جگہ جگہ بیان کرنا تجسس کر کے ان کی کمزوریوں کی تلاش کرنا۔ اگر اس طرح کرے انسان تو ان لوگوں کو بگاڑے گا اور معاشرے کے امن کو بھی خراب کرے گا اور پھر جب جگہ جگہ لوگوں میں بیان کی جائیں یہ باتیں تو پھر ایسے لوگ جن میں یہ برائیاں ہیں اصلاح کی بجائے ان میں ضد پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ضد میں آ کر وہ دوسروں کو بھی اپنے جیسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں اپنے حلقے کو وسیع کرتے جاتے ہیں۔ حجاب ختم ہو جاتا ہے اور جب حجاب ختم ہو جائے تو اصلاح کا

پہلو بھی ختم ہو جاتا ہے۔

پس یہاں میں ان لوگوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کے سپرد جماعتی کام بھی ہیں خاص طور پر اصلاح کرنے والا شعبہ کہ انتہائی احتیاط سے اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے اصلاح کے کام کریں۔ کبھی کسی بھی فرد کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میری کمزوری کی فلاں عہدیدار کی وجہ سے پردہ دری ہوئی، تشہیر ہوئی، لوگوں کو پتا لگا۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے تو پھر اس کا ردّ عمل بہت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ ایسے عہدیداروں کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تمہیں جماعتی خدمت کا موقع دیا تھا اس لئے کہ میری صفات کو زیادہ سے زیادہ اپناؤ لیکن یہاں تو تم میری ستاری کی صفت سے الٹ چل کر بے چینیاں اور فساد پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ستاری کو کتنا پسند کرتا ہے اور ستاری کرنے والے کو کس قدر نوازتا ہے اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے یکا و تنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ایک مصیبت کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔

پس اس رحیم اور کریم خدا کے رحم اور کرم کو جذب کرنے کیلئے ستاری اور پردہ پوشی انتہائی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں: انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے یعنی جو اخلاق فاضلہ خدا تعالیٰ میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے۔ صرف زبان کے مزے اور خوشی کا ماحول پیدا کرنے کے لئے دوسروں کی برائیوں کی تشہیر انتہائی بڑا گناہ ہے جس سے ہر احمدی کو بچنا چاہئے۔ ہاں کسی کی کمزوری دیکھ کر سچی ہمدردی کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے تاکہ وہ برائی یا کمزوری اس شخص میں سے ختم ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ خاموشی سے علیحدہ ہو کر اسے نصیحت کرو اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے وہ شخص بہت قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اس کی اشاعت اور غیبت نہ کرو۔ اس عیب کو دیکھ کر پھیلاؤ نہ۔ نہ لوگوں کے سامنے بتاؤ نہ پیچھے بتاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم دعا ستاری مرحمہ آپس میں نہ ہو۔ آپؑ ہمیں کیا دیکھنا چاہتے ہیں یہی کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے لئے دعا کرنے والے ہوں ایک دوسرے کی ستاری کرنے والے ہوں۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ فرمایا کہ کون سا ایسا عیب ہے کہ دور نہیں ہو سکتا اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے اور جب ہم اس طرح ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور بجائے ایک دوسرے کے عیب نکالنے اور دوسروں کی

پردہ دری کرنے کے ایک دوسرے کے لئے دعا کررہے ہوں گے تبھی ہم وہ حقیقی جماعت بن سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنانا چاہتے ہیں اور یہی ایک حقیقی مسلمان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق حالت ہونی چاہئے اور یہی حالت ہے جو ہماری بخشش اور مغفرت اور ستاری کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عافیت میں آنے اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ایک دعا بھی سکھائی ہے جسے ہمیں کرتے رہنا چاہئے۔ دعا یہ ہے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ مولیٰ! میں تجھ سے دین و دنیا مال اور گھر بار میں عفو اور عافیت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ میری کمزوریاں ڈھانپ دے اور مجھے میرے خوفوں سے امن دے۔ اے اللہ! آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے خود میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی مخفی مصیبت کا شکار ہوں۔

پس جب یہ دعا ہم اپنے لئے کریں تو دوسروں کے لئے بھی ایسے ہی جذبات رکھنے والے ہوں اور جب یہ حالت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پھر دعائیں قبول بھی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم ملک سلیم لطیف صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت ننکانہ صاحب پاکستان کا ہے یہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب کے بیٹے تھے۔ 70 سال ان کی عمر تھی 30 ؍مارچ 2017ء صبح تقریباً 9 بجے گھر سے اپنے بیٹے کے ہمراہ کچہری جاتے ہوئے راستہ میں ایک معاند احمدیت نے فائرنگ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور نے شہید مرحوم کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائے نیکیوں میں آگے بڑھاتا چلا جائے اور مخالفین احمدیت اور دشمنان کے بھی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 31 March 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB